

## 36902- دعا کے چند آداب

سوال

دعا کے آداب، کیفیت، واجبات، اور سنتیں کیا ہیں؟ دعا کی ابتداء اور انہا کیسے کرنی چاہیے؟ اور کیا دنیاوی امور سے متعلق دعا آخرت کیلئے دعا سے پہلے کی جا سکتی ہے؟ اور دعائیں ہاتھ اٹھانے سے متعلق کیا بات درست ہے؟ اور اٹھانے چاہیں تو اس کی کیفیت کیا ہو گی؟

پسندیدہ جواب

اول :

اللہ تعالیٰ کو یہ بات بہت پسند ہے کہ اس سے مانگا جائے، ہر چیز کیلئے امید اسی سے لگائی جائے، بلکہ جو اللہ سے نہیں مانجا اللہ تعالیٰ اس پر غصہناک ہوتا ہے، اسی لیے اپنے بندوں کو مانگنے کیلئے ترغیب بھی دلاتا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

**(وَقَالَ رَبُّكُمْ إِذْ خُونَى أَتَجْبِتُ لِكُمْ).**

ترجمہ: اور تمہارے رب نے کہ دیا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ [غافر: 60]

اللہ سے دعا مانگنے کا دین میں بہت بلند مقام ہے، حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرمادیا: (دعا ہی عبادت ہے) ترمذی (3372)، ابو داؤد (1479)، ابن ماجہ (3828) اباؤ نے اسے "صحیح ترمذی" (2590) میں صحیح قرار دیا ہے۔

دو م:

دعا کے آداب :

1- دعا کرنے والا شخص توحید ربویت، توحید الوہیت، اور توحید اسماء و صفات میں وحدانیت الہی کا قائل ہو، اس کا دل عقیدہ توحید سے سرشار ہونا چاہیے؛ کیونکہ دعا کی قبولیت کیلئے شرط ہے کہ انسان اپنے رب کا مکمل فرمانبردار ہو اور نافرمانی سے دور ہو، فرمان باری تعالیٰ ہے:

**(وَإِذَا سأَلَتْ عِبَادُهِ عَنِي فَإِنِّي قَرِيبٌ أَتَحِبُّ دُخُونَةَ الدَّارِ عِزَادَقَانِ فَلَيَسْتَحِبُّوا لِي وَلَيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشَدُونَ).**

ترجمہ: اور جس وقت میرے بندے آپ سے میرے متعلق سوال کریں تو میں قریب ہوں، ہر دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب بھی وہ دعا کرے، پس وہ میرے احکامات کی تعییں کریں، اور مجھ پر اعتماد کریں، تاکہ وہ رہنمائی پائیں [البقرۃ: 186].

2- دعائیں اخلاص ہونا، فرمان باری تعالیٰ ہے:

**(وَمَا أَمْرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ خَلُصِينَ لَهُ التَّرْبِيعُ حَنَّقَامَ).**

ترجمہ: اور انہیں صرف اسی بات کا حکم دیا گیا تھا کہ یکسو ہو کر صرف اللہ کی عبادت کریں۔ [البیہی: 5]

اور یہ بات سب کیلئے عیاں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق دعا ہی عبادت ہے، چنانچہ قبولیت دعا کیلئے اخلاص شرط ہے۔

3-اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنی کا واسطہ دے کر اللہ سے مانگا جائے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

**[وَلَمْ يَأْتِ الْأَنْسَابُ فَإِذْ خُوَبٌ بِهَا وَذُرُّوا اللَّهُ يُنْهَا وَلَمْ يَأْتِهِنَّ فِي أَسْنَابِهِ]** اور اللہ تعالیٰ کے اچھے اچھے نام میں، انہی کے واسطے سے اللہ کو پکارو، اور ان لوگوں کو چھوڑو جو اللہ کے ناموں سے متعلق

احاداد کا شکار ہیں۔ [الأعراف: 180]

4- دعا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی شایان شان حمد و شنا، چنانچہ تمذی: (3476) میں فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: "بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسا تھی بیٹھی ہوئے تھے، کہ ایک آدمی آیا اور اس نے نماز پڑھی [پھر اسی دوران دعا کرتے ہوئے] کہا: "یا اللہ مجھے معاف کر دے، اور مجھ پر رحم فرماء" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اے نمازی! تم نے جلد بازی سے کام یا، جب تم نماز میں [تشهد کیلئے] بیٹھو، تو پہلے اللہ کی شان کے مطابق حمد و شنبیان کرو، پھر مجھ پر درود پڑھو، اور پھر اللہ سے مانگو) تمذی (3477) کی بھی ایک اور روایت میں ہے کہ: (جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو [تشهد میں] سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و شنبیان کرے، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھیجے، اور اس کے بعد جو دل میں آئے مانگ لے) راوی کہتے ہیں: "اس کے بعد ایک اور شخص نے نماز پڑھی، تو اس نے اللہ کی حمد بیان کی، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: (اے نمازی! اب دعا مانگ لو، تمہاری دعا قبول ہوگی)" اس حدیث کو ابافی رحمہ اللہ نے "صحیح تمذی" (2765، 2767) میں صحیح کیا ہے۔

5- نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ جائے، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: (بر دعا شرف قبولیت سے محروم رہتی ہے، جب تک اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ پڑھ جائے) طبرانی نے "الاوسط" (220/1) میں روایت کیا ہے، اور شیخ ابافی نے اسے "صحیح الجامع" (4399) میں اسے صحیح قرار دیا ہے۔

6- قبلہ رخ ہو کر دعا کرنا، چنانچہ مسلم: (1763) میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب غزوہ بدرا کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کی تعداد کو دیکھا کہ ان کی تعداد ایک ہزار ہے، اور آپ کے جانشیر صحابہ کرام کی تعداد 319 ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ رخ ہو کر دعا مانگا شروع کی آپ نے اپنے ہاتھ پھیلادئیے اور اپنے رب سے گڑگڑا کر مانگنے لگے: (اللَّهُمَّ أَنْجِنِي نَاءِدَتْنِي، اللَّهُمَّ آتِنِي وَعْدَنِي، اللَّهُمَّ إِنِّي تَلَكَّتْ بِهِ النَّعْصَانُ مِنْ أَئِلِّ الْإِسْلَامِ لَا تُغَيِّبْنِي فِي الْأَرْضِ) [یعنی: یا اللہ مجھ سے کیا ہوا وعدہ پورا فرماء، یا اللہ مجھے دیا ہوا عہد و پیمان مکمل فرماء، یا اللہ اگر تو نے تھوڑے سے مسلمانوں کا خاتمہ کر دیا تو زمین پر کوئی عبادت کرنے والا نہ ہوگا] آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل ہاتھوں کو اٹھانے اپنے رب سے گڑگڑا کر دعا مانگنے کرتے رہے، حتیٰ کہ آپ کی چادر کندھوں سے گرگنی۔۔۔ الحدیث

نووی رحمہ اللہ شرح مسلم میں کہتے ہیں:

"اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دعا کرتے وقت قبلہ رخ ہونا، اور ہاتھوں کو اٹھانا مستحب ہے"

7- ہاتھوں کو اٹھا کر دعا کرنا، چنانچہ ابو داود: (1488) میں سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (بیشک تمہارا پروردگار انتہائی باحیا اور سخنی ہے، ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے والے اپنے بندے کے ہاتھوں کو خالی لوتاتے ہوئے اسی حیا آتی ہے) اس حدیث کو شیخ ابافی نے "صحیح ابو داود": (1320) میں صحیح کیا ہے۔

دعایں ہاتھ اٹھانے کیلئے ہتھیلی کی اندر ورنی جانب آسمان کی طرف ہوگی، جیسے کسی سے کچھ لینے کا منتظر قیر اور لاچار شخص اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر رکھتا ہے، چنانچہ ابو داود: (1486) میں مالک بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جب تم اللہ تعالیٰ سے مانگو تو ابھی ہتھیلی کے اندر ورنی حصے سے مانگو، ہتھیلی کی پشت سے مت مانگو) اس حدیث کو شیخ ابافی نے "صحیح ابو داود": (1318) میں صحیح کیا ہے۔

یہاں یہ مسئلہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے ہوئے ملا کر کے یا فاصلہ بھی ڈال سکتا ہے؟

تو اس بارے میں شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے "الشرح الممتع" (25/4) میں صراحت کیسا تھا کہ ہاتھ ملا کر رکھنا بہتر ہے، چنانچہ آپ کہتے ہیں:

"ہاتھوں میں فاصلہ ڈالنا یا الگ رکھنے سے متعلق کوئی دلیل احادیث یا علمائے کرام کی لفظوں سے میرے علم میں نہیں ہے" انتہی

8-اللہ تعالیٰ کے بارے میں قبولیت کا مکمل یقین ہو، اور صدق دل سے دعماً نگے؛ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافرمان ہے : (اللہ سے منکو تو قبولیت کے یقین سے منکو، یہ یاد کھو! اللہ تعالیٰ کسی غافل اور لاپرواہ دل کی دعا قبول نہیں فرماتا) ترمذی : (3479) اس حدیث کو شیخ البانی نے "صحیح ترمذی" : (2766) میں حسن کیا ہے۔

9-کثرت سے دعا کی جائے، اس لیے انسان کو اللہ تعالیٰ سے دنیاوی اور آخری ہر قسم کی دعاماً لگنی چاہیے، خوب الحاج اور بہت کر دعا کرے، قبولیت کلیئے جلد بازی سے کام مت لے؛ اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کافرمان ہے : (جب تک کوئی بندہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے تو اس کی دعا قبول کی جاتی ہے، بشرطیکہ جلد بازی نہ کرے) کہا گیا : "جلد بازی سے کیا مراد ہے؟" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (انسان یہ کہے : دعائیں تو بہت کی ہیں، پر مجھے لختا ہے کہ میری دعائیں قول نہیں کی جائیں گی، اور اس پر ما یوس ہو کر دعا کرنا ہمی پچھوڑ دیتا ہے)

بخاری(6340) مسلم (2735)

10-دعائیں پختہ اندراز ہو اور گزارشانہ اندراز میں دعائے کی جائے؛ اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کافرمان ہے : (تم میں سے کوئی یہ نہ کہے : "یا اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے، یا اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرم۔" بلکہ دعاماً نگہ ہوتے پورے عزم کیسا تھا نگے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کوئی مجبور نہیں کر سکتا)

بخاری(6339) مسلم (2679)

11-عاجزی، انحرافی، اللہ کی رحمت کی امید اور اللہ سے ڈرتے ہوئے دعماً نگے، فرمائی باری تعالیٰ ہے :

[أَدْخُوازَ بَعْثَمَ تَصْرِغًا وَخُنْبَيْهِ]. ترجمہ : اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چکپے سے پکارو [الأعراف : 55]

اسی طرح فرمایا :

[إِلَّمَ كَأْوَيْسَارُ حُوْنَ فِي التَّحْيَرَاتِ وَنَيْدُ حُوْنَ تَرْجِعَنَا وَرَبَّنَا وَكَأْنُوَاتَنَا غَاشِعِينَ].

ترجمہ : بینک وہ نیکیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور ہمیں امید و خوف کیسا تھا پکارتے تھے، اور وہ ہم سے ڈرتے بھی تھے۔ [الأنبياء : 90]

اسی طرح فرمایا :

[وَأَذْكُرْزَبَكْ فِي تَفْكِيْكَ تَصْرِغًا وَخُنْبَيْهِ وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالنَّفْدَةِ وَالْأَصَالِ].

ترجمہ : اور اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی اور خوف سے صح و شام یاد کریں اور بلند آواز کے بغیر بھی اور غالفوں سے نہ ہو جائیں۔ [الأعراف : 205]

12-تین، تین بار دعا کرنا، بخاری (240) مسلم (1794) میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ : "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پاس نماز ادا کر رہے تھے، وہیں پر ابو جہل اپنے ساتھیوں کیسا تھا بیٹھا تھا، [قریب ہی] گرہشہ شام اونٹ بھی نحر کیے گئے تھے، تو ابو جہل نے کہا : "کون ہے جو فلاں قبیلے والوں کے او نٹوں کی او جھڑی اٹھا کر جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جائے تو اس کی کمر پر رکھ دے" یہ سن کر ایک بد بخت اٹھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں گئے تو او جھڑی کو دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دیا، پھر سب اباش ہنس کر لوبٹ پوٹ ہونے لگے، لیکن میں کھرا دیکھتا ہی رہ گیا، اگر میرے کنبے والے میرے ساتھ ہوتے تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر مبارک سے اسے ہٹا دیتا، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح سجدے کی حالت میں پڑے رہے، یہاں تک کہ ایک شخص نے جا کر فاطمہ کو بتلایا، تو وہ دوڑتی ہوئی آئیں، حالانکہ آپ بالکل چھوٹی عمر کی تھیں، پھر بھی آپ نے او جھڑی کو ہٹایا، اور پھر اباشوں کو بر اجلا کئے گئیں، چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کی تو بلند آواز سے ان کے خلاف بد دعا فرمائی، آپ جب مانگتے تو تین، تین بار مانگتے، اور جب دعا کرتے تو تین، تین بار کرتے۔ آپ نے تین بار فرمایا : (یا اللہ! قریش پر اپنی پکشاںی فرمایا)، جب اباشوں نے آپکی آواز سنی تو انکی بنسی بند

ہو گئی، اور آپ کی بدعا سے سم کئے، پھر آپ نے فرمایا: (يَا اللَّهُ أَبُو جَلِيلْ بْنُ هَشَامْ، عَقْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، شِيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، وَلَيْدُ بْنُ عَقْبَةَ، امِيَّةُ بْنُ خَلْفٍ، اور عقبہ بن ابی معیط پر اپنی پکڑنا زال فرما۔ آپ نے ساتویں کا نام بھی یا لیکن مجھے اب یاد نہیں ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے محدث صلی اللہ علیہ وسلم کو مبوت فرمایا، جن لوگوں کے نام آپ نے لیے تھے وہ سب کے سب بدر کے دن قتل ہوئے، اور پھر ان سب کو بدر کے کنویں میں ڈال دیا گیا)"

13- حلال کھانے پینے کا اہتمام کرنا، مسلم (1015) میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (لَوْ كُو! اللَّهُ تَعَالَى يَأْكِيرُهُ بِهِ، اور پاکیزہ ہی قبول فرماتا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے مومنین کو بھی وہی حکم دیا ہے جو رسولوں کو دیا، چنانچہ فرمایا: (يَا أَيُّهَا الْأَنْشَاءُ إِنَّمَا مِنَ الظَّبَابَاتِ وَالْخَنْجَارَاتِ إِذَا مَا تَغْلُبُونَ عَلَيْمَ). اے رسولو پاکیزہ پیغمروں میں سے کھاؤ، اور نیک عمل کرو، بیشک تم جو بھی عمل کرتے ہو میں اسے جانتا ہوں۔ [المؤمنون : 51] اور مومنین کو حکم دیتے ہوئے فرمایا: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آتَوْا الْحُكْمَ مِنْ طَيْبَاتِ نَارِ رَبْنَةِ كَثْمَ). اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں تمہیں دی ہیں ان میں سے کھاؤ [البقرة : 172] پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا مذکورہ فرمایا، جو لبے سفر میں پر اگندہ حالت کیسا تھے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر کے یا رب! یا رب! کی صدائیں بلند کرتا ہے، حالانکہ اس کا کھانا حرام کا، پینا حرام کا، بیاس حرام کا، اسکی پرورش حرام پر ہوئی، تو اس کی دعائیں کیوں نہ قبول ہوں؟)

ابن رجب رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اس سے معلوم ہوا کہ حلال کھانا پینا، پہننا، اور حلال پر نشوونما پانا قبولیت دعا کا موجب ہے" ۱۴

14- اپنی دعاؤں کو مخفی رکھنا، بھری طور پر دعائے کرنا، فرمان باری تعالیٰ ہے: (إِذْخُوازْ بِكُمْ تَصْرُعَةً مُخْفِيَةً). ترجمہ: اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے سے پکارو [الاعراف : 55]، نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے زکریا علیہ السلام کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: (إِذْنَادِي رَبِّهِ مَذَاءً مُخْفِيَةً) جب انہوں نے اپنے رب کو مخفی انداز میں پکارا [مریم : 3]

پہلے ہماری ویب سائٹ پر دعا سے متعلق گزرا چکا ہے، وہاں پر قبولیت دعا کے اسباب، آداب، دعا کی قبولیت کی جگہیں اور اوقات، دعا کرنے والے کی حالت و کیفیت، قبولیت دعا کیلئے رکاوٹیں، اور قبولیت کی اقسام یہ سب کچھ سوال نمبر: (5113) کے جواب میں بیان کی جا چکی ہیں۔

وَاللَّهُ أَعْلَمْ.